سورۃ البروج

Chapter 85

آیات 22

Those check-points on height which are meant to hinder the destructive forces

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ۙ﴿۱﴾

1- آسمان کے وہ مقامات جو تخریبی قوتوں کو روکتے ہیں (تاکہ زمین اور نوعِ انسان تباہ نہ ہو جائے) وہ اس حقیقت پر شاہد ہیں (کہ ہر بُرج اللہ کے احکام و قوانین پر کار بند ہے)۔

(**نوٹ**: بُرج کا مطلب ہے کہ قلعے کی دیواروں پر وہ مقامات جہاں پہرے دار اس بات پر نگاہ رکھتے ہیں کہ کوئی دشمن یا حملہ آور قلعہ پر حملہ نہ کرے اور اگر ایسا ہو تو وہ قلعے والوں کو اطلاع بھی دیتے ہیں اور خود بھی دشمن کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ قلعے والے محفوظ رہیں۔ چنانچہ قلعے کے ان مقامات کو بُرج کہا جاتا ہے۔ سیاق و سباق کے حوالے سے آیت کا یہی مطلب لے لیا گیا ہے)۔

وَالۡیَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ۙ﴿۲﴾

2- (یاد رکھو!) وہ دن جس کا وعدہ کیا گیا ہے وہ طاری ہو کر رہے گا اور وہ خود اپنی حقیقت پر گواہ ہے۔

وَشَاہِدٍ وَّمَشۡہُوۡدٍ ؕ﴿۳﴾

3- (اس لئے یہ رسول یعنی محمدؐ) اس حقیقت کی شہادت دیتا ہے (کہ تباہ کن نتائج سے محفوظ رہنے کے لئے نازل کردہ سچائیوں اور احکام و قوانین کو اپنا لیا جائے۔ اور خود یہ احکام) جن کی شہادت دی جاتی ہے وہ اپنے گواہ آپ ہیں کہ (وہ انسان کے لئے ایسے نتائج پیدا کرنے والے ہیں جن سے اسے خوشگواریاں اور سرفرازیاں میسر آئیں گی)۔

قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ﴿۴﴾

4- (لیکن) وہ لوگ (جو ان نازل کردہ سچائیوں اور احکام و قوانین کے خلاف) خندقیں بنائے بیٹھے تھے (یعنی پوشیدہ تدبیروں اور کوششوں میں لگے رہتے تھے کہ اللہ کے ان احکام کو کامیاب نہ ہونے دیا جائے اور شکست سے دوچار کر دیا جائے تو وہ) تباہ کر دیے گئے۔

النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۙ﴿۵﴾

5-(اور یہ وہ لوگ ہیں جو جہنم میں) ایندھن والی آگ کے (ایندھن بن جائیں گے)۔

اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝٦

6- کیونکہ جب انہیں (اللہ کے احکام کی طرف دعوت دی جاتی تھی تو وہ اس دعوت کی دشمنی پر اس قدر اُتر آتے تھے کہ انہوں نے دنیا میں ہی اپنے آپ کو اس آگ) پر بٹھا لیا ہوا تھا۔

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝٧

7-اور جو کچھ دوسرے لوگ اہلِ ایمان کے خلاف کرتے (یہ اسے تماشا سمجھ کر) دیکھتے رہتے تھے۔

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٨

8-اور یہ لوگ اہلِ ایمان سے صرف اس بات کا انتقام لیتے تھے کہ وہ اس اللہ پر ایمان کیوں لائے ہیں جو لامحدود غلبے کا مالک ہے اور اپنی صفات میں اس قدر بے خطا ہے کہ اس پر خود بخود تحسین و آفرین طاری رہتی ہے۔

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝٩

9-(اور) یہ وہ اللہ ہے جس کی حکمرانی سارے آسمانوں اور زمین پر ہے یعنی ساری کائنات پر ہے جس کی نگرانی کے اندر ہر شے ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝١٠

10-اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ لوگ جو اُن مردوں اور عورتوں کو تباہ کن آزمائشوں میں ڈالتے رہے جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کر کے اطمینان و بے خوفی کی راہ اختیار کر رکھی تھی، اور پھر توبہ بھی نہ کی یعنی اپنے طریقوں اور رویّوں سے باز بھی نہ آئے، تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے، اور عذاب الحریق ہے یعنی ان کے لئے ایسا عذاب ہے جس میں انہیں جلنا ہی جلنا ہوگا (کیونکہ وہ خود اس آگ کا ایندھن بن جائیں گے، 85/5)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝١١

11-(اور) اس میں بھی کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ وہ لوگ جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کر کے امن واطمینان و بے خوفی کی راہ اختیار کر لی اور سنور نے سنوارنے کے کام کرتے رہے تو ان کے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے ندیاں رواں ہیں۔ (اور یہ ان لوگوں کی) بہت بڑی کامیابی و کامرانی ہے۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝١٢

12-(لہٰذا، وہ لوگ جو اللہ کی صداقتوں کے دشمن ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ) تمہارے رب کی گرفت یقیناً بڑی سخت

آية حمصية 12

ہوتی ہے۔

اِنَّهٗ هُوَ يُبۡدِئُ وَيُعِيۡدُ ۚ﴿۱۳﴾

13-(اور)اس میں کوئی شبہ ہی نہیں کرنا چاہیے کہ وہی (ہر شے) کا آغاز کرنے والا ہے اور پھر اسے واپس لوٹا تا چلا جاتا ہے۔

(نوٹ: ہر شے جو تخلیق میں آجاتی ہے اس کا اسی وقت واپسی کے مراحل کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔اسی کو کسی بھی شے کے لئے ارتقائی منازل کہا جاتا ہے جو حقیقت میں اس کی واپسی کے مراحل بھی ہیں)۔

وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الۡوَدُوۡدُ ۙ﴿۱۴﴾

14-اور وہ تخریبی عناصر سے حفاظت کرنے والا ہے (غفور) اور اس قدر محبت کرنے والا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ جو کمال کسی میں رکھ دیا گیا ہے وہ اپنے کمال تک پہنچ جائے (ودود)۔

ذُو الۡعَرۡشِ الۡمَجِيۡدُ ۙ﴿۱۵﴾

15-وہ ضابطوں پر مبنی لامحدود قوت واقتدار کا مالک ہے (عرش) اور وہ کثرت سے خوشگواریاں،فراخیاں اور وسعتیں عطا کرنے والا ہے (مجید)۔

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيۡدُ ؕ﴿۱۶﴾

16-اس لئے جو وہ ارادہ کرتا ہے،اسے وہ کر ڈالتا ہے (کیونکہ اس میں کوئی اور دخل نہیں دے سکتا۔لہٰذا،کسی چیز کے لئے کون سا قانون ہونا چاہیے اس کا فیصلہ وہ خود ہی کرتا ہے۔اسی کو اللہ کی مشیت یا مرضی کہا جاتا ہے)۔

هَلۡ اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ الۡجُـنُوۡدِ ۙ﴿۱۷﴾

17-(چنانچہ اسی کا قانون انسانی دنیا میں بھی کارفرما ہے اور اس کی گواہی کے لئے قرآن میں مختلف قوموں کی سرگزشتیں نازل کی گئیں تاکہ انسان سبق آموز آگاہی حاصل کرلے۔لہٰذا،ایک بار پھر غور کرو کہ) کیا تمہارے پاس بڑے بڑے لشکروں کی بات پہنچی ہے (یا نہیں)۔

فِرۡعَوۡنَ وَثَمُوۡدَ ؕ﴿۱۸﴾

18-(یعنی اقوامِ) فرعون اور ثمود (کے لشکروں کی بات،کیونکہ اُن کا جو انجام ہُوا وہ گزرے ہوئے زمانوں کی تحریروں میں محفوظ ہے)۔

بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ تَكۡذِيۡبٍ ۙ﴿۱۹﴾

19- بلکہ وہ لوگ جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کرکے سرکشی اختیار کر رکھی ہے (وہ بجائے ان سرگزشتوں سے نصیحت حاصل کرنے کے، انہیں) جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔

وَّاللّٰہُ مِنۡ وَّرَآئِہِمۡ مُّحِیۡطٌ ﴿۲۰﴾

20- مگر (انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ) اللہ تو انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

بَلۡ ہُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِیۡدٌ ﴿۲۱﴾

21- بلکہ (انہیں یہ معلوم ہو جانا چاہیے کہ جس قرآن کی وہ مخالفت کر رہے ہیں) وہ قرآن کس قدر کثرت سے خوشگواریاں، فراخیاں اور وسعتیں فراہم کرنے والا ہے (مجید)۔

فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾

ع 1 22 10

22- (اور یہ قرآن) لوح میں محفوظ ہے یعنی یہ قرآن ظاہر شدہ چمکتی ہوئی ناقابل تردید و ناقابل تغیر سچائیوں کا مجموعہ ہے جنہیں نہ مٹایا جا سکتا ہے نہ تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

(**نوٹ**: لوح کا مادہ (ل و ح) ہے۔ اِس مادہ کا بنیادی مطلب ہے ''ظاہر ہونا اور چمکنا'' جیسے کہ الاح البرق یعنی بجلی چمکی۔ البتہ ہر پھیلی ہوئی چوڑی لکڑی یا ھڈی جو اِتنی صاف وشفاف ہو کہ اُس پر روشنی منعکس ہو سکے یا روشنی منعکس ہونے کا گمان ہو سکے کو لوح کہا جاتا ہے اور پھر کسی بھی تختی کو لوح کہا جانے لگا۔ لوح کی جمع الواح ہے۔ تختے و رتختیوں کے لحاظ سے قرآن میں سورۃ 7:145 اور سورۃ 54:13 میں بھی یہ لفظ اِستعمال ہوا ہے۔ اِس مادہ کے دیگر مطالب میں جھلانا' جھلسا کر رنگ بدلنا اور دیکھنا وغیرہ بھی ہیں۔ لیکن سیاق وسباق کے لحاظ سے اِس آیت 85:22 میں لوحِ محفوظ کا مطلب نازل کردہ یعنی ''ظاہر شدہ چمکتی ہوئی ناقابل تردید و ناقابلِ تغیر سچائیاں'' زیادہ قریب مطلب محسوس ہوتا ہے۔ البتہ لوح کا مطلب تختی کے لحاظ سے استعارہ ہی ہوسکتا ہے جس کا مطلب یا مراد اللہ کا لامحدود و محفوظ ضابطہ علم جو ہمیشہ ہر جانب ظاہر ہے اور چمکتا دمکتا ہے جس میں سے قران نازل کیا گیا ہے۔ بہر حال' اللہ کے احکام جو ساری کائنات میں سرگرمِ عمل ہیں وہ اللہ کے پیمانے اور قوانین فطرت کہلاتے ہیں۔ وہ نہ مٹائے جا سکتے ہیں اور نہ انہیں تبدیل کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ اللہ کے احکام ہیں، اس لئے وہ محفوظ ہیں۔ اسی طرح، کوئی انہیں تسلیم کرے یا نہ کرے، اللہ کے احکام نوعِ انساں کی عقل وجذبات کی رہنمائی کے لئے انسانی دنیا میں طاری کر دیے گئے ہیں۔ اور انسانی عقل وجذبات اطمینان بھری رہنمائی حاصل کرنے کی تلاش میں جب بھی آخری سچائی پر پہنچیں گے تو وہ انہی احکام کو چمکتا ہوا پائیں گے جہاں نہ انہیں مٹایا جا سکتا ہے اور نہ تبدیل کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ مکمل سچائیاں ہیں یعنی Ultimate Realties ہیں اور یہی لوح محفوظ ہے۔ اور لکھی ہوئی شکل میں یا کسی بھی اظہار و بیان کی شکل میں یہ قرآن میں ہیں جو کہ آخری نبی محمدؐ پر اللہ کی طرف سے نازل ہوا۔ اسی لئے قوانینِ کائنات بھی محفوظ ہیں اور قرآن بھی محفوظ ہے۔ لہٰذا، قرآن کی مکمل تحریر بھی ہمیشہ کے لئے مکمل طور پر محفوظ ہے، 15/9)۔